Thoughts on the Existence of a God

by

Fenelon Archbishop of Cambra

Translated from the French

by

E. C. Ravenshaw Esquire B. C. S.

and Translated into Urdoo

by Pundet Ramkishen

of the Dehlie College

1846

Price eight Annas

فنی لون صاحب کے خیالات درباب وجود باری کے ای سی ریون شا صاحب
بہادر نے فرانسیسی زبان سے انگریزی مین ترجمہ کیے اونہین کو پنڈت
رام کشن مدرس مدرسہ دہلی کی نے اردو مین ۱۸۴۶ سنہ مین ترجمہ کیا

قیمت ۸

باہتمام سید قادر علی مطبع العلوم مدرسہ دہلی مین چھپا

خیالات ایک شخص کے جو بجای خود یہہ فکر کرتا ہی کہ مذہب کے باب مین کونسی باتونکا معتقد ہوون

مین اپنے تئین اس دنیا مین موجود دیکھتا ہون مگر یہ
نہین جانتا کہ کہان سے آیا اور کدہر جاتا ہون *
بعضی آدمی مجہہ سی ایسے باتین کہتے ہین جو اونکی نزدیک
مسلم الثبوت ہین لیکن جب تک کہ مجہی وجوہ اونپر
اعتقاد دلانے کی ہاتہہ نہ لگین میرا قصد یقین کرنیکا
نہین ہی بلکہ اون سے انکار ہی * اصل کام عقل
کا یہہ ہی کہ بغیر معلوم کرنے وجہہ یقین کے کسی بات کو نمانی اور جب تک

قوی آثار راستی کی نپاوے تب تک تسلیم نکرے
* لوگ کہتے ہین کہ اون باتون کو جو بنام اسرار مذہبی
کے مشہور ہین حقیر جاننا چاہیے لیکن بغیر پہلے خوب دریافت
کرنیکے میرا دل اونہین ناپسند کرنیکو نہین چاہتا * خود رائی
اور کسی بات پر اعتقاد نہ لانے سے اوسیقدر خفت
عقل اور سفلگی پائی جاتی ہی جتنی کہ سریع الاعتقاد
اور باطل پرست ہونے سے ظاہر ہوتی ہی * مین
راہ میانہ ڈہونڈتا ہون مگر اپنی قوت عقلی کو اسقدر
نہین پاتا اور طبیعت کو ایسا مغلوب تکبر دیکہتا ہون کہ
ملنا راہ راست کا دشوار معلوم ہوتا ہی * اور بالفرض
اگر کامیاب بہی ہوا تو قایم رہنا اوس طریقہ پر مضبوطی

مضبوطی آسان نظر نہین آتا * مین اپنے مین کوئی
قوت ایسی نہین پاتا جسکے ذریعہ سے زیادہ تیز عقل
زیادہ محنت کش اپنے مقصود کی جستجو مین اور زیادہ
صحت پر نتایج کے نکالنے مین اور زیادہ محفوظ
آفات تکبر سے اور زیادہ ثابت قدم راستی پر
بہ نسبت اوس حال کے ہو جاؤن جسمین کہ درحقیقت
اب ہون * اس جستجو مین جو اب پیش نہاد
خاطر ہی سوائے اپنی ذات کے کوئی مددگار میرا
نہین + اور اپنی اوپر مجھے دل سے کچھہ اعتماد نہین
ہو سکتا + اسلئے کہ بارہا تجربہ سے مجھکو قباحت جلد
قرار دے لینے اپنی تجویز کے بغیر خوب سوچنے

مال سے کے ثابت ہو چکی ہی * اس وقت مین متحیر ہون
کہ کیا کرون * اگر کوئی ذات پاک بالاتر انسان
سے حقیقت مین ہی اور اوسکی نسبت زیادہ صاحب
طاقت و بہتر اور جسپر کہ بشر کو توکل ہی * تو مین اوس
ذات کو اوسکی کریمی کی سوگند دیتا ہون کہ میرے
حقمین اپنی قدرت کو کام فرماوے * اوسپر میری
آرزوئی دلی ظاہر ہی اور میری بے اعتمادی اپنے
نفس پر باہر اور توکل اور بہروسا میرا اوسی ذات پر
روشن و ہویدا ہی * ای ذات پاک و کامل اگر
وجود تیرا حقیقت مین ہی اور میرے دل کی خواہشین
تجہہ پر منکشف ہین * تو اپنی تجلی مجھے دکھلا * اور

اور نقاب خفا جو تیرے رخ پر ہی اوٹھا ڈال * اوس
خطر سے جو بسبب تجھکو نجانے اور تجھ سے مہجور
رہنے کے اور خیالات یاد رہوا مین گم ہونے سے
عین حجت وجو مین عاید ہوتا ہی مجھے محفوظ رکھہ *
ای سرتاپا راستی اور دانائی اور کریمی اگر
تو حقیقت مین اوہین صفات سے اراستہ ہی
جو تیری شان مین مذکور ہین اور جو تونے مجھے
اپنے لئے بنایا ہی تو مجھے تنہا مت چھوڑ بلکہ اپنے
ہاتھہ کے بنے ہوئے پر رحم کر * میری انکھون کو
بینائی دے اور جلوہ اپنا اپنے بندہ کو دکھا *

باب اول

حصہ پہلا

ذکر اپنے خیالات کا

وہ شی جسکو مین نفس سے تعبیر کرتا ہون ایسی ہی کہ فکر
کرتی ہی جانتی ہی اور لاعلم ہی یقین لاتی ہی اور
محقق ہی اور اپنے تئین آپ کہتی ہی کہ مین بالیقین
دیکھتی ہون * یہی شئے شک مین پڑتی ہی اور خود ہی
فریب کہاتی ہی اور اپنی غلطی آپ معلوم کرکے کہتی ہی
کہ مین نے دہوکا کہایا * یہہ نفس ایسا ہی کہ خواہش
رکھتا ہی اور ناپسند بہی کرتا ہی * بہلائی کو چاہتا ہی
اور برائی سے نفرت رکھتا ہی * لذت راحت کی
اور تکلیف رنج کی بہی اوٹہاتا ہی * یہی امید کرتا ہی

کرتا ہی اور یہی ڈرتا ہی * جو اوسکو حاصل ہی
اوس سے خوشی پاتا ہی اور جو میسر نہین اوسکی آرزو
کرتا ہی * اکثر اوقات یہہ نفس بے ہمت اور اپنا
مخالف آپ ہو جاتا ہی * کبھی رنگ بدلتا ہی کبھی
پشیمان ہوتا ہی اور کبھی پشیمان ہونے سے
ندامت کھینچتا ہی * وہ اپنی وجود سے اگاہ ہی
اور اپنا انتظام خود کرتا ہی * اوسکو اپنے اوپر
ایکسطرحکا اختیار ہی اسلئے کہ مین اس بات مین
شک نہین کرسکتا کہ مین جو فکر کرتا ہون تو مقصود
اوس سے پسند کرنا اس امر کا ہوتا ہی کہ آیا مین خواہش
کرتا ہون یا نہین اور پسند کرنیکا اختیار حقیقت مین

مجھی حاصل ہی * جب تمنا کرتا ہون تو سبب

سکا یہہ ہوتا ہی کہ تمنا کرنے سے ایک لذت حاصل

ہوتی ہی اور تمنا کرنیکو مین پسند کرتا ہون کیونکہ تمنا

نہ کرنے کی طاقت تو مجھکو حاصل ہی * پس یہہ نفس

ہر طرحکی بندسے ازاد ہی یعنی مالک اپنی مرضی کا

حصّہ دوسرا

سوالات * آیا یہہ نفس ہمیشہ سے وجود مین ہی *

مین کہان تہا * سو برس پیشتر اسوقت کے مین کیا تہا *

شاید اوس زمانہ مین ایک جسم تہا یا چہوٹے چہوٹے

اجسام پریشان مختلف ہیئتون اور شکلون مین جنکو کسی

حرکت یا قوت جاذبہ نے ایکجا مجتمع کرکے اس

اس وجود کی جسپر مجہے اختیار عظیم ہی اور جو مجہہ پر
بہی قوت رکہتا ہی اور جسکو مین اپنے جسم سے تعبیر
کرتا ہون طرح ڈالی * لیکن سو برس پہلے اسوقت
کے یہہ جسم جیسا کہ اب حواس اور اعضای عجیب سے
آراستہ ہی ویسا نہ تہا * اوسوقت مین وہ فکر نکرتا تہا
* یہہ فکر کرنے والا نفس اوس ہنگام مین زیور
وجود سے عاری تہا * اوسنے کیونکر فکر کرنا شروع
کیا اوس بیخبری کی حالت سے جسمین کہ وہ ایک
خاص روز اور ایک خاص لحظہ تک تہا اوسنے
کسطرح دفعتہً فکر نیک و بد جاننا اور آرزو کرنا
آغاز کیا * آیا اوسنے اپنے تئین آپ بنایا اور

وہ فکر جو اوسے خود حاصل نہ تہا اپنے تئین آپ دیا * آیا حاصل ہونا فکر کا واسطے دینے کے اوسے کسیکو ضروری نہ تہا یا لینا اوسکا عدم بحت سے * آیا عدم فکر اپنے تئین وہ وجود دیسکتا تہا جو اوسے حاصل نہ تہا * پس یہہ فکر یہہ مرضی اور آزادی جو سابق مین مجہے میسر نہ تہی کہان سے آئی اور انکی اصل مین کہان سے پاؤن *

حصہ تیسرا

سوال * کیا ہمکو اس بات کا یقین کرنا لازم ہے کہ ایک جسم ایک وقت مین توجان سکتا ہی اور ایک

نیک و بد مین تمیز اور تمنا کر سکتا ہی اور ازاد
ہی اور ایک ہنگام مین بے علم اور بے قوت
ممیزہ اور تمنا اور مقید ہی * اس امر کو بہتر
ہی کہ اب ہم تحقیق کو پونہچا دین * فرض کرو کہ
ہم ایک جسم کو پیس کر باریک سرمہ سا کرین
* یہہ اور بہی باریکتر ہو سکتا ہی لیکن میرے خیال مین
یہہ نہین آ سکتا کہ چہوٹے اجسام زیادہ قابلیت
فکر کرنے کی بہ نسبت بڑے اجسام کے رکہتے
ہین * تم مجہکو ایسے دو جو اجسام مربع اور مدور
ہون * مجہکو تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اجسام
مدور اور مربع دونو لیاقت فکر اور خواہش کرنیکی

نہین رکہہ سکتے * دوایر مین بہ نسبت مثلثات کے
کچہہ زیادہ قوت فکر کی نہین ہوتی * ذرّات معوجہ
بہ نسبت ذرّات مستقیمہ کے زیادہ فہم نہین رکہتے *
ایک لاکہہ ذرات یکجا باندہا جاسے بہ نسبت ہر ایک
علیحدہ اور متفرق ذرہ کے زیادہ غور و فکر نہین
کر سکتے * مایعات کو باعث اونکے سیال ہونیکے
ویسی ہی طاقت فکر کی نہین زیادہ ہو جاتی جیسے
کہ اجسام سخت کو سخت ہونے سے حاصل نہین
ہوتی * بہت بہڑکتے ہوئے شعلہ کو بہ نسبت ایک
پتہر کے کچہہ زیادہ فہم اور طاقت پسند کرنے کی
نہین ہی * تیزی حرکت کی مادہ کو سکون کی نسبت

نسبت کچهه زیاده فهم نهین دیسکتی * اگر تم ایک
شئے مادّی کو لیکر سرمه سا باریک پیس لو اور
جوشس دو یا بخار کی شکل مین بنا کر اوڑا دو یا اونٹا
جسطرح دل چاہے یا اوسے بہت جلد کسی الہ سے
حرکت دو یا جسطرف چاہو اوسطرف پہیر و تب
بہی تمہارے ذہن مین یہه بات نہین اسکے گی کہ
ماده مذکور جو اس وضع کا اور ایسا پیسا ہوا اور برہم زدہ
ہی قوت جاننے کی رکہتا ہی یا اپنے تئین آپ کہہ
سکتا ہی کہ مجہے قوت یقین اور شک اور آرزو
کرنے یا نکرنیکی حاصل ہی * اگر تم یہہ کہو کہ ایک
خاص درجه جوشس کا اور ایک ٹہیک لحظه

ایسا ہوتا ہی کہ اوس ہنگام مین اس مادہ کو نہ تو
علم ہوتا ہی اور نہ کچھہ اقتضای طبیعت بلکہ اوسوقت
زیادہ کرنا جوشش کا ضروری ہی اور ایک لمحہ بعد
اسکی یہہ مادہ دفعتہ فکر کرنی اور اقتضای طبیعت
پر عمل کرنے لگیگا اور اپنے تئین آپ کہیگا کہ مجھے
قوت یقین اور آرزو کرنے کی حاصل ہی تو ہم
اسکے جواب مین تمسے یہہ پوچھتے ہین کہ بچے جنکو سوا
قدرت ازدی کے اور کوئی تعلیم نہین دیتا اور
جنکی رای مین کسیطرحکے تعصب کو دخل نہین ہوتا
کس لئے ہنسنے لگتے ہین جب کوئی اونکو گھڑی دکھاتا ہی
جسکی حرکات کو کہ وہ سنتے ہین اور یہہ کہتا ہی کہ وہ

کہ وہ زندہ ہی * سبب اسکا یہہ ہی کہ عقل اونکو اس
بات پر یقین لانے سے مانع ہوتی ہی کہ مادہ تن تنہا
کسی وضع کا اور کیسی ہی حرکت مین ہو قوت فکر اور
تمیز یا تمنا کرنے کی رکھتا ہی * بعضے آدمی جنسے
یہہ کہا جاتا ہی کہ حیوانات محض مانند بیجان کلون کے
ہین کیون یقین نہین لاتے کہ یہہ سچ ہی * وجہ
اسکی یہہ ہی کہ آدمیون کے خیالمین یہہ بات نہین
جمتی کہ فقط کل مین اسقدر فہم کا ہونا ممکن ہی جسقدر
کہ وہ حیوانات مین دیکھتے ہین * پس صحیح و ثابت
ہی کہ عقل اس بات کو تسلیم نہین کر سکتی کہ مادہ
کو با وجود خوب نفیس یا خوش ترکیب ہونے

یا متحرک ہونیکے قوت فکر کی حاصل ہوسکتی ہی

حصّہ چوتہا

اب ہم اس بات کو جو چاہتیے ہین فرض کرلین اور جو امر کہ ناممکن ہی اوسے ممکن مان لین یعنے خیال کرلین کہ وہی جسم جسکو ایک لحظہ پیشتر لیاقت فکر کرنے کی نہ تہی دوسرے لحظہ مین ناگاہ قابل فکر اور تمیز اور تمنا اور یہہ بات کہنے کے ہوگیا کہ مین آرزو کرتا ہون * اس صورت مین بہی وقت جو پیشتر واقع تہی کم نہین ہوتی * اگر فکر صرف ایک درجہ وجود کا ہی جسے جسم حاصل کرسکتا ہی اور کہو بہی سکتا ہی تو یہہ بات تسلیم کرنی چاہیئے کہ وہ

کہ وہ بڑے سے بڑا درجہ وجود کا ہی جسسے اجسام
حاصل کر سکتے ہین اور یہہ درجہ درجۂ وسعت
اور ہیئت سے فوقیت رکھتا ہی * جاننا اپنے
تئین اور اور موجودات کو اور تمیز اور قصد
کرنا اور خود دسہ ہونا بے شک وشبہ بڑے رتبہ
کی بات ہی * مٹی کی ڈلی کو طاقت اپنے یا اورون
کے پہچاننے کی یا تمیز اور ارادہ اور پسند کی
حاصل نہین ہی * اب مین پہر اصل مطلب
کی طرف رجوع کرتا ہون اور یہہ پوچھتا ہون *
کہ وہ کون ہی جسنے ایک انبار مادہ کو کسی خاص
لحظ مین یہہ عمدہ رتبہ وجود کا جو ایک لحظہ بیشتر

اوسی میسر نہ تہا بخشتا * یہہ مادہ تو اپنے تئین اس
وصف کو جو اوسمین نہ تہا نہین دیسکتا تہا اور نہ اور اجسام
سے حاصل کر سکتا تہا اسواسطے کہ اونکو اس مادہ
کی نسبت زیادہ طاقت دینی اوس وصف کی
حاصل نہ تہی جو خود اونمین موجود نہ تہا * تمام
اشیای قدرتی مین سے جو مادہ سے بنی ہین کوئی ایسی
نہین ہی جو اپنے تئین عموماً یا کسی اپنے جزو خاص کو یہہ
عمدہ رتبہ یعنی قوت فکر کی دے سکے * یہہ رتبہ
کچھہ جسم کو لازم نہین ہی * ماوراے اسکے
کوئی فکر کرنیوالا وجود جسکی حد معین ہو دوسرے
وجود کو جو اوس سے جدا اور علیحدہ ہو طاقت فکر

فکر کرنے کی نہین بخش سکتا * یہہ بات البتہ ممکن
ہی کہ ایک جسم باعث حرکت دوسریکا بموجب قواعد
مقررہ کسی زبردست کے جو اون دونو سے
برتر ہی ہووے لیکن کوئی شی آفرینش کی جو خود کامل
نہوا اور اپنی حد معین رکہتی ہو دوسری شی کو
وہ رتبہ عمدہ وجود یا کمال کا نہین دیسکے جو اوسے
اپنے لئے حاصل نہین ہی * نہونا ایک درجہ
وجود کا معدوم ہونا اوسکا ہی * واسطے دینے
اس رتبہ کے اوس شی کو جب وہ حاصل نہو یہہ
ضروری ہی کہ عدم محض سے کچہہ وجود مین لایا
جاوے یعنی حقیقت مین ایجاد کیجاوے تاکہ ایک

کم رتبہ کے وجود کو ایک نیا مرتبہ جس سے اوسکو
اپنے اوپر رجحان ہو ملے * چونکہ خلق کرنا ایک
شی کا جو پیشتر پیدا نہوئی ہو کل کا پیدا کرنا ہی
تو اضافہ کرنا ایک نئے درجہ کا ایک شی پر آفرینش
ایک جزو کی ہی * جب یہہ واضح ہو لیا تو صاف
ظاہر ہی کہ فکر کرنے والی مخلوقات جس سے ہمین واقفیت
ہی ایسے ضعیف البنیان اور غیر کامل خود ہی کہ وہ
دوسرے کے لئے کوئی ایسا رتبہ باکمال پیدا نہین
کرسکتے جسکا پہلے سے وجود نہو * آفرینش کام
اوسی قدرت کا ہی جسکی کچھہ حد نہین ہی * عدم
اور وجود ایک شی کے مین بڑا فرق ہی * یہان سے

یہان سے واضح ہوتا ہی کہ واسطے وجود مین
لانے ایک شی کے عدم سے قدرت کامل و بے انتہا
درکار ہی * سوای ازین یہہ ضروری ہی کہ پہلے
اپنے تئین غایت درجہ کا کمال حاصل ہو
بعد ازان باعث دوسرے کے کمال کا ہونا
صورت پکڑ سکتا ہی * واسطے حصول اس قدرت
تولید اور بخشنے اس عمدہ رتبہ کے جو مذکور ہوا یہہ
ضرور ہی کہ پہلے خود چشمہ قدرت بلکہ مبداء قدرت ہو
اور مبداء قدرت ہونا واقع مین موجود ہونا
بے مدد دوسرے کے ہی اور اسطرحکا وجود
کمال غایت درجہ کا ہی * اب مین پہر اپنی

ذات کی طرف رجوع کرتا ہون اور مجہے یہہ معلوم
ہوتا ہی کہ اور فکر کرنے والی مخلوقات جو مانند
میرے ہی بالکل قابلیت اس قدرت تولید اور
پیدا کرنے قوت فکر کی ایسی شئے مین نہین رکہتی جسے
پیشتر سے یہہ بہرہ نہ تہا * وہ فکر کرنیوالی
مخلوقات جو خود دہوکہا کہاتی ہی اور لاعلم ہی *
برائی کو عزیز رکہتی ہی اور بہلائی کو ناپسند کرتی
ہی اور جو اکثر ایکدوسرے سے اور بلکہ اپنے
رای سے اپ مختلف ہوتی ہی ظاہر ہی کہ وجود کے
درجۂ کمال کو نہین پونہچی اور مبداء قدرت
نہین ہو سکتی * ہونا اس گروہ کا اسقدر بہ

اسقدر صاحب عقل وفہم ممکن نہین ہی کہ اورون
کو عقل وفہم سے بہرہ بخشے ❊

حصّہ پانچوان

بیان مذکور الصدر سے یہہ واضح ہوتا ہی کہ وہ
شی جسکو مین نفس سے تعبیر کرتا ہون اور جو ایک سو
سال پیشتر اسوقت سے عرصۂ وجود مین جلوہ گر
ہوئی تہی ایک فکر کرنے والی شی کسی ایسے
زبردست کی قدرت سے ہوگئی جسی باعث
اپنے کمال عقل وفہم کے قوت بخشنی ایک جزء
ادس فہم کی میرے تئین جو پیشتر اوسکا .

محتاج تہا حاصل تہی * پس یہہ نتیجہ جو مین نے
نکالا اس امر سے قطعاً تعلق نہین رکہتا کہ آیا
میری روح جسم سے میرے جدا ہی یا نہین *
بغیر دخل دینے کے اس امر مین ہر ایک سامان
کو جو واسطے اپنے مطالب تک پہونچنے کے درکار
ہی موجود پاتا ہون * اگر ارواح اجسام سے
جدا ہین تو مین پوچہتا ہون کہ وہ کون شخص ہی
جسنے میری روح کو میرے جسم مین ڈالا *
وہ کون ہی جسنے ایسے دو مختلف اشیا کو باہم
ربط دیا * اتحاد ان دونو کا ایسمین بوسیلہ
کسی عہد و پیمان کے جو ان دونو نے باہم

باہم سب مزاحمت کیا ہو ہرگز نہین ہوا اسلئے کہ
جسم کو اسطرحکے قول و قرار کرنے کی استعداد
حاصل نہین ہی * روح کو بالکل یاد اِس
بات کی نہین ہی کہ مینے ایسا قول و قرار کیا ہی *
یہہ یاد تو اوس صورت مین ہوتی جب کہ اوسنے
بے مداخلت کسی اور کے اپنی خوشی سے ایسا
عہد کیا ہوتا * سوائی ازین اگر اوسنے کیا بہی ہوتا
تو وہ اوسے منسوخ بہی کرسکتی اور حال آنکہ
بغیر بریاد کرنے اعضای جسم کے یہہ امکان
نہین رکہتا * اور ایک بات یہہ ہی کہ اور مخلوقات
جو مجہسی آگے ہی بجا و قوع مین لانے اس اتحاد روح و

و جسم کے خود اسی حیرت مین ہی اور مانند میرے
اوسکی تلاش و جستجو کرتی ہی جسنے اونہین باہم
پیوند دیا * آخر مین مین یہہ دریافت کیا چاہتا
ہون کہ وہ فرق جو بمجھے درمیان اوس جزو
مادہ کے جسے مین اپنا جسم کہتا ہون اور اور اجسام
گرد و پیش مین معلوم ہوتا ہی کہان سے ظہور مین
آیا * مین یہہ چاہتا ہون کہ اور اجسام حرکت
مین آوین لیکن وہ جنبش نہین کرتی * میری
تنہا مرضی کو یہہ قدرت نہین ہی کہ چھوٹے سے چھوٹے
ذرہ کو حرکت مین لا سکے مگر بلحاظ اپنے جسم کے
یہہ بات ہی کہ بمجرد خواہش کرنیکے وہ بجا آوری

بجا آوری اوسکی کرتا ہی * مین خواہش کرتا
ہون اور تمام اعضا میرے جسم کی موافق میرے
مطلب کی حرکت کرتے ہین * پس وہ کون
ہی جسنے مجھے اسقدر طاقت اونپر دے رکھی ہی
اگرچہ اور اجسام پر مجھے کچھہ اختیار نہین ہی * اگر
یہہ کہا جاوے کہ میری روح بجز ایک فکر کرنیوالے
جسم کے اور کچھہ نہین ہی تو مین یہہ سوال کرتا ہون
کہ وہ کون ہی جسنے میرے جسم مین اوس فکر کرنے
کی قوت کو ڈال دیا جو پیشتر اوسمین نہ تھی *

باب دوم

حصہ پہلا

بیان میرے اور تمام اور اجسام عالم کا

واضح ہو کہ مین ایک جزو مادہ کو اپنا جسم کہتا ہون
اسواسطے کہ حرکات اوسکی بالکل میری مرضی پر
منحصر ہین لیکن سوا اوسکے اور کوئی جسم میری مرضی
کا تابع نہین ہی * یہہ جزو مادہ کا میرے عندیہ
مین بالتخصیص اون کامون کے لئے بنایا گیا ہی
جو اوس سے لینے مقصود ہین * مین اپنے جسم کو
ایسا دیکھتا ہون کہ جمیع اعضا اوسکے ایکدوسرے
سے متناسب ہین * وہ دو برابر او معقول
ٹانگون پر رکھا گیا ہی * اگر مین سیدہا او ربیحرکت کہڑا
رہنا چاہتا ہون تو میری رانین اور ٹانگین مانند ستون

مانند ستون کے سیدہی اور مستحکم رہتے ہین
تاکہ میری جسم کی عمارت کو سہارا رہے * اور
اگر مین خواہش حرکت کی کرتا ہون تو یہہ دونو
ستون بسبب ہونے مفاصل کے میری کار
برداری کر دیتے ہین اسطرح پر کہ جب ایک اونین
سے واسطے میرے سہارے کے ٹہرتا ہی دوسرا
آگے قدم رکہتا ہی تاکہ مجہے اوس شی تک پونہچادے
جس پاس مین جانا چاہتا ہون * مگر چلنے مین
وزن اُس جسم کا ایسا تلا ہوا رہتا ہی کہ وہ گر نہین
سکتا * جسم جسکا وزن موافق اوسکے سہارے
کے ہوتا ہی بوسیلہ پسلیون کے جو نصف دایرہ کی

صورت مین ترتیب دی ہوئی ہین اور جو آگے
آکر باہم ملجاتی ہین استحکام دیا گیا ہی * یہہ پسلیان
استخوان پشت سے نکلی ہین اور استخوان مذکور
فقرات سے مرکب ہی یعنی چھوٹی سخت ہڈیون سے
جو ایک دوسری مین ایسی جمی ہوئی ہین کہ وہ سب
ملکر سیدہی اور مستحکم رہتی ہین جب مین اونکا سیدہا
اور مضبوط رہنا چاہتا ہون اور ملایم ہی اسقدر
ہوتی ہین کہ جسطرح میرا دل چاہے اونہین موڑ رو ن
اور پہیر سکون * پسلیان اون عمدہ چیزون کو
جو مرکز حیات اور نہایت ہی نازک ہین گہیرے ہوئے
ہین اور محفوظ رکہتی ہین * باوجود اسکے اونہین

اونمین اسقدر فاصلہ پایا جاتا ہی کہ وہ اندرونی
اجزا جو دم لینے اور اور وسیلون حیات کے
سے علاقہ رکہتے ہین بڑہ سکین اور سکڑ بہی جاوین
* دل میرا ایک منبع ہی جہان سے کہ خون بزور
نکل کر تمام اَوْرِدَہ مین گذرتا ہی تاکہ جمیع اعضا کے
گوشت کو نم اور قوت پونہچاوے * یہہ بعینہ مانند
حال دریاؤن کے ہی جو اون ملکون کو تر و تازہ
اور سیر حاصل کرتے ہین جنمین وہ بہتے ہین *
یہہ خون جسکا زور اثنای راہ مین کم ہو جاتا ہی
دونو سرون جسم کے سے پہر کر دل کیطرف مراجعت
کرتا ہی تاکہ پہر پہیلی سے قوت اور زور حاصل کرے

شش مانند دہونکنی کے وسیلہ دم لینے کا ہی

* معدہ ایک مخزن ہی جسمین سب طرحکی غذا پونہچتی

ہی اور اوس مین ایسی رطوبتین موجود ہین جو غذا

کو تحلیل کرکے ایک قسم کے دودہ کی مانند بنادیتی

ہین * یہہ دود کی مانند شئی جلد خون بنجاتی ہی

* گلا تمام آلات موسیقی سے بہت بہتر ہی بشرطیکہ

اچہا بناہو * سب چیزین انسان کے جسم کی عجیب

وغریب ہین یہانتک کہ وہ چیزین بہی جنکے کام برے

اور کمینہ ہین * تمام جسم مین کوئی اندرونی انتظام

ایسا نہین ہی جو کلون اور اور صنایع پر فوق نرکہتا

ہو * نزدیک سر سے اس جسم کے دو یا تین مفاصل

مفاصل سے مرکب ہین جنکے ذریعہ سے وہ ہر سمت
کو حرکت کرسکتے ہین * آخر مین اونکی دو ہاتہ ہین
جو بوسیلہ بند انگلیون سے کہلتے ہین اور بند ہوتے
ہین * انگلیون کے سرے پر ناخن موجود ہین *
حقیقت مین کوئی اور چیز اون سے زیادہ مناسب
واسطے پکڑنے اور ہٹا دینے اور لیجانے اور کہینچنے
کے یا جدا کرنے اجسام متصل اور سلجہانے الجہی ہوئے
چیزون کے یا واسطے کرنے موٹے کامون
یا بنانے نازک اشیا کے ایجاد نہین ہوسکتی *
اوپر کی طرف اس جسم کے گردن ہی جو سید ہی اور خمدار
ہوسکتی ہی یا دست راست اور دست چپ کیطرف

حسب ضرورت پہر سکتی ہی * سر جسمین مخزن
ہمارے حواس کا ہی اسی پر قایم ہی * پیچہے سے
سر بالون سے ڈہنکا ہوا ہی جو موجب اوسکے
آرایش اور حفاظت کے ہین * سامہنے چہرہ ہے
جہان برابر اندازہ کے دو انکہین ایکدوسریکے
ہموار نور آسمانی سے روشن ہین * ناک باعث
زینت چہرہ کی اور آلہ سونگہنے کی ہی * کان جو دونو
طرف سر کے بنے ہین اسلئے ہین کہ داہنی اور بائین
طرفون سے سُن سکین * یہہ عمدہ الات دوہرے
بنے ہین اور وجہہ اسکی فقط یہہ نہین ہی کہ دوہرا
ہونے کی جہہ سے وہ دونو طرف جلد سُن سکین

سکین گے بلکہ راہ عاقبت اندیشی سے یہہ بہی منظور
ہی کہ اگر اتفاقاً ایک کو اونمین سے کسیطرحکی آفت
پونہچے تو دوسرا اامون اور کار برار رہی * دہن
سے بڑی زینت چہرہ کی ہی * جب مونہہ کہلتا ہی
تب دو صف دانتونکی نظر آتی ہین جو غذا کو ہضم
ہو جانیکے سلئے طیار کر دیتے ہین * زبان جو ملایم
اور نمدار آلہ ہی تالوا اور دانتون کو ایسے سلیقہ سے
چہوتی ہی کہ بہت سی آوازین نکلتی ہین جنکے ذریعہ سے
تمام بولیان روی زمین کی بن سکتی ہین * واقع مین
مین تمام صنایع کو جو میری جسم کے بنانے مین صرف ہوئی
ہین بیان نہین کر سکتا * اونکا کچہہ حد و حساب نہین

ہی جسقدر زیادہ اونکو بچشم تامل دیکہتے ہین اوسیقدر زیادہ قدرت بشری سے اونکی خوبی معلوم ہوتی ہی الحاصل جسم بشر کا تمام کلون سے زیادہ پیچیدہ اور بہت دانشمندی سے بنایا گیا ہی *

حصہ دوسرا

اگر مین اپنے جسم کی طرف سے نگاہ اوٹھا

اگر مین اپنے جسم کی طرف نگاہ اوٹھاکر اور اجسام کو جو میرے گرد وپیش ہین نظر کرتا ہون تو مجھے فقط میرے ہی جسم کی سے اجسام بہت نہین معلوم ہوتے بلکہ اجسام اور حیوانات کی بہی جو گویا مختلف نمونون سے بنائے گئے ہین * بعضی حیوان چوپایہ ہین بعضے بازو

بازو اوڑنیکے لئے رکہتے ہین اور بعضی ایسے بازو
والے ہین کہ پانی مین تیرتے ہین * جہاز جنکو آدمی
بذریعہ عمل کرنیکے قواعد علمیہ پر بہت حکمت سے بناتے
ہین صرف نقل انہین پرندون اور مچھلیون کے ہین جو
دو سیال عنصرونمین حرکت کرتے ہین ان دو عنصرون
مین سے ایک کچھہ زیادہ موٹا بہ نسبت دوسرے کے
ہی * ان حیوانات مین سے بعضے مانند گہوڑون
اور اشترونکے ہمارے بوجھہ کو لیجاتے ہین *
بعضی مانند بیلونکے اپنے قوت سے ہمکو مدد دیتے
ہین * بعضے اپنے دودہ سے ہمکو قوت بخشتے
ہین اور بعضون کی اُون سے ہمارا لباس طیار

ہوتا ہی * بہ طریق کارفرمائی کا اون سب
پر زور زیادہ دانشمندی سے جانتا ہی اور اون سے
کام لیتا ہی * لیکن چھوٹے کیڑے یا چینٹی یا پت
کی ترکیب جسمانی مین بہ نسبت ایک نہایت عمدہ
گھڑی کے ہزار گونہ زیادہ صنعت اور دانشمندی
پائی جاتی ہی * زمین جسپر ہم بستے ہین سب چیز
جو واسطے ہماری پرورش کے درکار ہین اپنے
سینہ مین سے باہر نکالتے ہی * سب چیزین و
نکلتی ہین اور سب چیزین وہین پہر جاتی ہین * تمام
چیزین ہرسال وہان سے نئی پیدا ہوتی ہین *
زمین انکو کچھ اپنے کام مین نہین لاتی * جسقدر

جسقدر تم زمین کے جگر کو چیرو اسیقدر وہ تمکو
فائدہ پونہچاتی ہی* لباس اوسکا فصل غلون
کی ہی اور ارائیش اوسکی سبزہ* وہ انسان اور
حیوانات کی جو بشر کی کارگذاری اور تقویت کے
موجب ہین یکسان پرورش کرتی ہی
درخت جو اوسکی جگر سے اوگتے ہین گویا ایک
مجلس مہمانی ہی* انسے ارائیش اوسکی ویسی ہی
ہوتی ہی جیسی کہ انسان کی سر کے بالون سے* سایہ
اونکا حرارت گرما مین باعث آسایش کا اور
لکڑی اونکی بصورت سرما مین موجب ظہور مین لانے
گرمی کی ہی* میوہ اونکے جو شاخون سے لٹکتے

ہین بعد خوب پختہ ہونیکے ہمارے ہاتو نہین گرتے
ہین * پودون کے اقسام مختلفہ کی حد و نہایت
نہین ہی * اونہین کچھہ اسطرحکا خاص انتظام ہی
کہ اوسکے سبب سے وہ ایک خاص حد تک یکسان
پائی جاتی ہین لیکن بعد تجاوز کرنے اوس حد سے
سب باتو نہین اختلاف نظر آتا ہی یہانتک کہ کسی درخت
پر دو پتے بہی یکسان نہین معلوم ہوتے * پہول
جو زینت روی زمین کے ہین پہلے سے خبر میوون
کے انیکی پونہچاتے ہین اور میوہ جو رونق سال کی
ہین پیش از شروع موسم سرما کے جب کہ کچھہ محنت
نہین کیجاتی افراط کے باعث ہوتے ہین * چشمہ

چشمہ پہاڑون سے نکلتے ہین * دریا بعد تر و تازہ
کرنے مختلف ملکون اور آسان کرنے وسیلون
تجارت کے سمندر مین گرتے ہین * یہہ آبِ عظیم
بجائے علیحدہ کر دینے کے بشر کو اپنے ہمجنسون سے
وسیلہ آمد و رفت کا درمیان دور دور کی ممالک
کے ہوتا ہی * وہ ہوائین جو ہماری دم لینے
کی ہوا کو صاف کرتی ہین اور سختی موسم کو گھٹاتے
ہین جہاز رانی اور ایک ملک سے دوسرے مین آمد و
رفت کرنیکی جان ہین * اگر ہوا دم لینے کی ذرا بھی
زیادہ کثیف ہوتی تو دم لینا دشوار ہوتا اور جسطرح
پانی مین غرق ہو جاتے ہین اوسیطرح ہم ڈوب

جاتے * اب مین دریافت کیا چاہتا ہون کہ
وہ کون ہی جسنے ہوا کو اسقدر لطافت بخشی ہی جتنی
کہ ہماری حیات کے لئے ضروری ہی * طلوع اور
غروب آفتاب کا اس مطلب کے لئے ہی کہ فائدہ
آنے دن اور رات کا نوبت بنوبت ہمکو حاصل ہو
* جس عرصہ مین کہ یہہ جسم نورانی ہمکو تاریکئی شب
مین آرام کرنیکے لئے چھوڑتا ہی اوسمین وہ دوسرے
دنیا کے روشن کرنیکے واسطے جو ہمارے پیرون کے
نیچے ہی جاتا ہی * زمین ایک کرہ معلق ہوا مین ہے
اور آفتاب اوسکے گرد پھرتا ہی تاکہ اپنی شعاع سے اوسکو
گرمی پہونچاوے * گردش آفتاب کی فقط وہی مقرری

مقرری نہین ہی جسکے ذریعہ سے دن اور رات پیدا
ہوتے ہین بلکہ وہ نوبت بنوبت ہر ایک قطب کے
متصل آتا ہی اور وہان سے ہٹ جاتا ہی * یہی باعث
ہی کہ جاڑا اور گرمی باری باری سے ہر ایک نصف
قطعہ دنیا مین ہوتے ہین * اگر آفتاب ذرا بہی زیادہ
نزدیک ہمارے آوے تو ہم جلکر مرجاوین اور
جو وہ بہت دور ہمسے چلا جاوے تو ہم سردی سے
اکڑ جاوین اور چراغ ہماری حیات کا گل ہو جاوے
* پس وہ کون ہی جو اس مشعل عالم کی رہنمائی
اس خوبی کے ساتہہ کرتا ہی کہ اوس سے ہمکو گزند
نہین پہونچتی بلکہ اوس سے ہزارہا فوائد حاصل ہوتے

ہین * چاند جو بہ نسبت آفتاب کے ہمسے قریب
تر ہی استفادہ نور کا آفتاب سے کرتا ہی * تاریکی شب کی
اسکے نور سے گھٹ جاتی ہی اور بغیر انتظار کرنے
طلوع آفتاب کے جہان ہمچاہین جاسکتے ہین * سبحان
اللہ کیا کیا سامان عظیم بشر کے ارام کی لیئے بنائے
گئے ہین * علاوہ اوسکے جو مذکور ہوا مین ایک
بڑا گروہ ستارون کا دیکھتا ہون جسمین سے ہر ایک
مانند آفتاب کے آسمان سے نور پاشی کر رہا ہی * دیکھو کہ
فاصلہ اونکا ہمسے کسقدر ہی اور شان اور دبدبہ
اونکا اسقدر کہ عقل حیرت مین آتی ہی * گھبراتی ہی جب
ہم اپنے تئین ان نورانی آفتابون سے مقابلہ کرکے

نر کے دیکھتے ہین تو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہم
مانند حقیر ذرات کے دنیا کی ایک گوشہ مین پڑے
ہین * ایک قادر مطلق نے اُنکو کثرت سی میدان
وسیع آسمان مین بو یا ہی تا کہ ہم اس تجمل کو جو
اوسکی قدرت کی نزدیک کچھہ حقیقت نہین رکھتا
دیکھہ کر عالم حیرت مین رہین

حصّہ تیسرا

اگر مین کسی گھر مین جاتا ہون تو دیکھتا ہون کہ
بنیادین مضبوط پتھرون کے ڈالین ہین تا کہ عمارت
پایدار رہے * دیوارین بلند مع چھتون کے

جنمین سے پانی مینھہ کا اندر جاتی نہین پاتا نظر آتی
ہین * بیچ گھر مین صحن خانہ جو مرکز تمام اوس عمارت
کا ہی دیکھنے مین آتا ہی * ایک پتھر کا زینہ جو صریح
واسطے چڑھنے کی اون مکانات پر معلوم ہوتا ہی جو
واسطے آسایش گھر والون کے ایک دوسری سے
علیحدہ بنائی گئے ہین مین دیکھتا ہون * سوای
انکی حجرہ مع دروازون کے اندر جانیکے لئے اور
قفل اور کنجیان ونکے کھولنے اور بند کرنی کے
اور شیشہ دار کھڑکیان جنمین سے روشنی آتی ہی
اور ہوا کو دخل نہین ہوتا اور بخاری واسطے
آگ سلگانی کے بغیر عائد ہونے تکلیف دخان کے

کی اور بستر آرام کے لئے اور کرسیان واسطے
بیٹھنے کے کہانی کے میز پاس اور صندوق لکھنے کا
سب نظر سے گذرتے ہین * ان سامانون کو
جنکے بنانے مین بہت سلیقہ اور ہنر ظاہر ہی
دیکھکر یہہ بات بی شک و شبہہ عیان ہوتی ہی کہ
وہ انسان کی صنعت سے ظہور مین آئے ہین
* مین یہہ نہین کہہ سکتا کہ وہ سب ایسی ذرات
ہین جنکو کسی امر اتفاقی نی صورتون مذکورہ مین بنادیا
ہی مین تہ دل سے ہرگز اس بات کا یقین نہین لاسکتا
کہ پتہر اس عمارت کی خودبخود اس خوبی ترتیب کے
ساتہہ ایکدوسرے پر جمگئے * کوئی شخص

دی عقل ایسی بات نکہیگا کہ یہہ گہر مع تمام سب اپنے
سامان کے خود بخود بن گیا اور حسن ترتیب جو
وہان نظر آتی ہی آپ سے آپ ظہور مین آئی * ترتیب
وتناسب اور خوش اسلوبی اور منصوبہ باندہنے
سے جو اوس سے عیان ہین یہہ تصور مین نہین آتا کہ
بنا اوسکا ایک امر اتفاقی ہی یعنی آپ سے آپ
وقوع مین آگیا * اگر کوئی مجہسی کہیگا کہ یہہ گہر اتفاقاً
خود بخود بن گیا اور وہ اشخاص جنہون نے ایسا
سامان وانتظام وہان بے سعی وجہد کے پایا
اوسمین بسنے لگے اور یہہ تصور کیا کہ وہ خاص ہمارے
ہی لئے طیار رہا ہی تو مین اِس بات کو ہرگز باور

یاد رکہونگا * کسی ذی عقل کے فہم مین ایسی لغو
باتین نہین آسکتین * علیٰ ہذا القیاس اگر
ایک عمدہ کتاب مثلا نسخہ الیڈ جو ہومر شاعر کے
تصنیف ہی یا ایک گہڑی جنگل مین پائی جاوے
تو کسی آدمی کو کبہی یقین نہ آویگا کہ وہ عجیب کتاب
نظم یا یہہ عمدہ گہڑی اتفاقاً بن گئی ہے بلکہ بمجرد
دیکہنے کے ہر ایک یہہ خیال کریگا کہ ایک تو
کسی زبردست شاعر کا کلام ہی اور دوسرا کسی
ہنرمند کا کام * یہہ باتین جو بیان ہوئین
دلایل کافی واسطے اثبات ہماری مقصود کے
ہین * تمام دنیا کی کارخانہ مین سوگونہ زیادہ

صنعت اور ترتیب اور دانشمندی اور تناسب
اور خوش اسلوبی دیکھنے مین آتی ہین بہ نسبت
اول صنایع اور بدایع کے جو نہایت سی نہایت
عقلمند آدمی دکھلا سکتا ہی * پس یہہ دیدہ و دانستہ
اندہا بنتا ہی کہ بشر قادر مطلق کی قدرت پر جو عالم
کو پردہ عدم سی ظہور مین لایا اعتقاد نہ لاوے *

باب سیوم

ذکر اوس قدرت کا جسنے میری جسم کو بنایا اور
قوت فکر و غور کرنے کی مجہی عطا کی * اب مین یہہ
تسلیم کرتا ہون کہ ذات باری ہے نے جسکی عقل و

عقل و دانش کی کچھ غایت نہین اور جو توانائی
قدیر ہی بی شک و شبہ ترتیب اس عالم کی کی ہوگی
اور اس خاص جسم کو جسی مین اپنا جسم کہتا ہون بنایا
ہوگا * یہہ بہی مین تسلیم کرتا ہون کہ اس صاحب
قدرت نی اس جسم کو ایک ایسی شی جسکو طاقت فکر اور
خوض کرنے کی ہی اور جو جسم سے بالکل جدا ہی عطا کی
یا اگہ اسی جسم کو وہ طاقت فکر کی جو پیشتر اوسی
حاصل نہ تہی بخشی اور بیجان مادہ سی ایک ذی فکر
جیسا کہ مین اب ہوگیا ہون پیدا کیا * اگر اسی
قدرت نی جسم و جان کو جو ایک دوسرے سے
کمال اختلاف رکہتی ہین باہم رابطہ اتحاد کا دیا

ہی تو اس سے یہ نتیجہ متفرع ہوتا ہی کہ قدرت مذکورہ
اون دونوں پر غالب ہی اور اختیار کلی اوریکساں
دونوں پر رکھتی ہی اور جو جو کمال کہ ہر ایک واحد
مین اون دونوں سے ہین وہ سب اوس ایک مین
مجتمع ہین اور جب اُسکا مزاج چاہی تب جسم کو تابع حرکات
روحکا اور روح کو تابع حرکات جسم کا کر سکتا
ہی * اس قدرت کاملہ کو اسقدر اختیار کل جمیع
اجسام پر ہونا لازم ہی کہ وہ ایک روح کو ایک جسم
پر اس وضع کی طاقت دی سکے جو خدا دیسکتا ہی
* پھر یہ چاہنے سی اور اجسام ہرگز حرکت مین
ہنین آسکتے مگر وہ جسم جسکو مین اپنا کہتا ہون بمجرد ظہور

ظہور خواہش کے میری دلمین متحرک ہوجاتا ہی

* یہہ جسم میری مرضی کے احکام کو اوسی طور پر

سمجھہ لیتا ہی جیسا کہ ہم کہا کرتے ہین کہ سب چیزین

حکم خدا کی تابع ہین * سبحان اللہ کیسا اختیار

کلی میری قوت مدرکہ کو میری جسم پر دیا گیا ہی

* کیسا صاحب قدرت اور کامل وہ ہی جو اسطرح

کی طاقت مجھسی حقیر اور ضعیف البنیان کو عطا

کرتا ہی * وہ بیشک جامع جمیع صفات کمال کا

ہی اوسکو تمام کمال جسم وجان کا اور ایسا

اختیار کلی ان دو مختلف چیزون پر حاصل ہی کہ وہ

ایک کو انمین سے دوسرے پر اس خیال سے

غلبہ دیسکتاہی کہ اونمین وہ اتحاد پیدا ہوجاوے جس سے ظہور رتبہ کاہی * اگر بالعکس اس تقریر کے جو مذکور ہوئی اس قدرت کاملہ نے مجھے یہہ دو صفات نہین عطاکین اور اوسنی صرف ایسا بند وبست کردیاہی کہ میراجسم جو طاقت فکرکی نرکہتا تہا کسی خاص لحظہ مین قوت فکراورغورکی حاصل کرتے تو اس سے واضح ہوتاہی کہ اوس قدرت کاملہ نے ایک نیادرجہ وجودکامجہہ مین پیداکیا اوراپنی قدرت بیغایت سی مجکو عدم بحت اور غفلت محض سے عرصہ وجود مین لاکرطاقت غور و فکرکی بخشی * اب مین پوچہتاہون کہ وہ آواز کیا

کیا تھی جسنی مجھکو ظلمت عدم سے نور وجود مین بلایا
* یہہ آفرینش غور و فکر کے بیجان اور نابینا اور
بحس و حرکت مادہ مین لاریب کام قادر مطلق کا
ہی * دیکھو کیا خالق وہ ہی * اگر اوسنی اوس
مادہ کو جس سے مین بنا ہون پیدا نہین کیا تو اوسنے
اس سے زیادہ عمدہ چیز یعنی ایک فکر کرنیوالی
شی خلق کے ہی * لیکن یہہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ وہ
خالق بڑی چیزون کا ہو اور چھوٹے رتبہ کی اشیا
کا نہووے * یہہ بات قیاس مین نہین آتے
کہ ایک بے حقیقت اور بیجان مادہ اسقدر رتبہ کمال
کو اوسکے ذریعہ سی پونہچتا اور تابع اوسکی مرضی

کا ہوتا پس علاوہ ازین یہہ تصور کرنا محض لغو ہی کہ
قدرت کاملہ ایزدی طاقت پیدا کرنے عمدہ صفات
بشر کی یعنی فکر و تجویز اور خواہش کی رکہتے تہی
اور کمتر صفات بتحقیق اور بحس و حرکت مادہ کے
اوسکی حیطہ اقتدار سے باہر نہین اور اوس سے
کچھہ تعلق نہین رکہتین * اگر یہہ تسلیم کیا جاوے
تو یہہ نتیجہ نکلیگا کہ ادنی شے کو کمال درجہ غایت کا
حاصل ہی یعنے وہ بمدد دوسرے کی ظہور مین آئی
اور مطلق العنان ہی اور غرض اس سے یہہ ہوئی
کہ غیر مخلوق ہی اور عمدہ شی کمال نقصان مین ہی یعنے
وہ محکوم ہی اور بدون مدد کے ظہور مین نہین آئی

ائی اور اوسنے وجود کو صرف بعاریت لیا ہی *
خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ وہ مخلوق ہی *
تقریر مذکور الصدر سی صاف عیان ہوتا ہی کہ یہہ
قدرت جسمین تمام مراتب مسبوق الذکر مجتمع ہین
اور جسنی مجھہ مین بہی یہہ مدارج وجود پیدا اسکیے
ہین بی شائبہ تکلف کاملہ ہی * وہ واجب الوجود
ہی کیونکہ وہ اونہین وجود مین لاتا ہی جو اوس سے
جدا ہین * اوسکو کمال وجود کا حاصل ہی اسلیئے
کہ وہ اپنی کمال کے باعث عدم محض سے ہر چیز
کو وجود مین لایا * وہ مبدا ہر وجود کا ہی اسواسطے
کہ اوسی یکسان طاقت جمیع خواص و مراتب کال پر

حاصل ہی * الحاصل وہ اسیقدر دانا اور
توانا ہی کیونکہ اوسنی تمام عالم کو ایسی صنعت
اور انتظام سی بنایا جو چھوٹی سے چھوٹے کیڑی
اور بڑی بڑے ستاروں سے خصوصاً آدمی سے
جو باعث حصول قوت فکر و غور کی تمام مخلوقات سے
افضل ظاہر ہین

تمت بالخیر

غلط نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸	۱	جب تمنا	جب مین تمنا
۹	۱	اوجو	اور جو
۹	۱۰	فکرنیک	فکر اور نیک
۱۳	۷	الیہ	ایسا
۱۵	۱۰	ات	بات
۲۰	۸	باکمال	یاکمال
۲۱	۱۰	دوسرنکے	دوسری کے
۲۵	۱۱	روح دوجسم	روح وجسم
۲۸	۹	اومعقول	اور معقول
۳۲	۵	دود	دودہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۱۱	یاتین	یانہین
۳۴	۹	بن	سُن
۳۶	۸	طرف نگاہ	طرف سی نگاہ
ایضاً	۹	اجسام کو	اجسام پر
۳۹	۱۰	صور	سورت
۴۲	۶	تاریکئی	تاریکی
۴۳	۱۱	پوہنچتی	پوہنچتا
۵۰	۳	اول	اون
۵۴	۷	کرتے	کرلے
۵۶	۵	ہنین	نہین
		تمت	